يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

اَنْصَارُ اللّٰه

قادیان

فروری/2020ء

مورخہ 19/دسمبر 2019ء کو قادیان میں منعقدہ مثالی وقارعمل کے موقع پر افتتاحی دعا کرواتے ہوئے محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعتِ احمدیہ قادیان جبکہ مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی موجود ہیں

مؤرخہ 16 نومبر 2019ء کو مجلس انصاراللہ سکندرآباد کی طرف سے گھنٹہ شالہ ہائی اسکول میں تقسیم فری نوٹ بکس کے موقع پر منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے محترم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر ضلع حیدرآباد مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب معلم سلسلہ، مکرم شمیم احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ سکندرآباد بھی موجود ہیں جبکہ مکرم شبیر احمد یعقوب صاحب مبلغ انچارج ضلع کرشنا تعارفی تقریر کرتے ہوئے

مؤرخہ یکم دسمبر 2019ء کو مسجد الحمد سعید آباد، حیدرآباد میں منعقدہ ریفریشر کورس کے موقع پر مکرم تنویر احمد صاحب ناظم علاقہ، مکرم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد اور دیگر ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ موجود ہیں

مؤرخہ 16 جنوری 2020ء کو مجلس انصاراللہ ضلع پٹنہ کی طرف سے بمقام تاج پور غرباء میں کمبل تقسیم کرتے ہوئے مکرم شاہ محمود صاحب وارا کین مجلس انصاراللہ

مورخہ 30 دسمبر 2019ء کو دفتر مجلس انصاراللہ بھارت میں نئے صدر صاحب، نائب صدر صاحب صف دوم کے استقبال کے موقع پر منعقدہ دعائیہ تقریب میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعتِ احمدیہ قادیان صدارتی خطاب کرتے ہوئے، جبکہ آپ کے دائیں جانب مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت اور آپ کے بائیں جانب مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند، مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری نائب صدر صف دوم موجود ہیں

اس دعائیہ تقریب کے موقع پر شامل ہونے والے ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت برائے سال 2020ء

مورخہ 31 دسمبر 2019ء کو دفتر مجلس انصاراللہ بھارت میں منعقدہ میٹنگ کے موقع پر مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ساتھ اسٹاف دفتر مجلس انصاراللہ بھارت کی ایک یادگار تصویر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ

(سورۃ الصف آیت:۱۵)

رَبِّ انْفُخْ رُوْحَ بَرَكَةٍ فِیْ كَلَامِیْ هٰذَا وَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِ (فتح اسلام)

مَجلسِ اَنصارُ اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:18 | تبلیغ 1399 ہجری شمسی - فروری/2020ء | شمارہ:2

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتظامی کارنامے	11
تربیت اولاد اور مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریاں	13
100 سال قبل جنوری 1920ء	15
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد دوم	19
سیرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اصحابی کالنجوم)	22
فہرست مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت 2020ء	23
سو سال قبل فروری 1920ء	24
بزم ادب	24
اخبار مجالس	25

6

نگران :

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
Mob. 98763 32272

نائب مدیر

محمد عارف ربّانی
Mob. 60062 37424

مینیجر

مقصود احمد بھٹی
Mob. 84272 63701

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون : 01872-220186
ای میل: Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ 210 روپے۔ فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن

آر۔ محمود احمد عبد اللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہستی باری تعالیٰ۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود خود خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ چونکہ اسلام کی صداقت کے اظہار کیلئے کی گئیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے خود پیشگوئی میں یہ بھی خوشخبری فرمائی تھی کہ۔

”کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیشگوئی کے مقررہ میعاد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ تولد ہوئے اور پیشگوئی میں مذکورہ تمام علامات آپ کی ذات اقدس میں پوری ہوئیں۔ آپؓ کے ظہور ہونے کو گویا خدا تعالیٰ کا نزول قرار دیا گیا ہے۔ آپؓ نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق شکوک کا نہایت آسان اور عام فہم الفاظ میں ازالہ فرمایا ہے۔ مارچ 1913ء میں ”دس دلائل ہستی باری تعالیٰ“ کے عنوان سے دہریوں کے ایک اہم اعتراض کہ ”اگر خدا ہے تو ہمیں دکھا دو، ہم مان لیں گے“ کا جواب دیتے ہوئے آپؓ نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین قائم کرنے کیلئے دس دلائل پیش فرمائے ہیں۔

آج دنیا میں لوگ عیش پرستی، مادیت میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی کو بھول رہے ہیں۔ چونکہ سائنس نے عصر حاضر میں ہر چیز کی بنیاد مشاہدات پر رکھی ہے۔ اس لئے لوگ روز بروز خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو رہے ہیں۔ بعض لوگ علی الاعلان انکار کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنے قوم، ملک کے خوف سے اظہار تو نہیں کرتے مگر دل سے خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ سوال کرتے ہیں کہ اگر خدا ہے تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتا۔ اس مسئلہ کے حل کیلئے یاد رکھنا چاہئے کہ مختلف اشیاء کے پہچاننے کے ذرائع مختلف ہوتے ہیں۔ کسی رنگ کو ہم دیکھ کر پہچان سکتے ہیں۔ لیکن رنگ کو چھو کر یا سونگھ کر کوئی نہیں پہچان سکتا۔ بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جنہیں حواس خمسہ سے بھی ہم نہیں پہچان سکتے۔ مثلاً عقل، محبت، نفرت ہے۔ جنہیں ہم اثرات و احساسات سے پہچان سکتے ہیں۔ جو شخص پاکیزگی اختیار کرتے ہوئے اپنے رب کا ذکر زبان سے کر کے پھر عملی طور پر اس اقرار کو ثابت کرے تو وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ اپنی لا انتہاء قدرتوں اور طاقتوں سے دنیا کے سامنے موجود ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

”گو نظر انسانی اس کے دیکھنے سے قاصر ہے مگر وہ خود اپنا وجود اپنی لا انتہا قوتوں اور قدرتوں سے مختلف پیراؤں میں ظاہر کرتا ہے کبھی قہری نشانوں سے کبھی انبیاءؑ کے ذریعہ سے کبھی آثارِ رحمت سے اور کبھی قبولیت دعا سے۔“ (دس دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ انوار العلوم جلد 1 صفحہ 416)

دنیا کو تباہی سے بچانے کا واحد ذریعہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے توجہ دلا رہے ہیں کہ لوگ اپنے خالق کو پہچانیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اِس ضروری پیغام کو تمام دنیا میں پھیلائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمٰن خدا کو سمجھیں ورنہ رحمٰن خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کر کے ان سے ظالمانہ سلوک کر کے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔ پس دنیا کو ان عذابوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے، جس کا بہترین ذریعہ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا ہے کیونکہ مُردوں کو زندگی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا فرض ہے جو احمدیت میں شامل ہونے کے بعد ہم پر عائد ہوتا ہے۔“ (خطبہ جمعہ: 19 جنوری 2007ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِس مبارک ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۔ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ۔

(سورۃ البلد: آیات ۲ تا ۵)

ترجمہ:

خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔ اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔ یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ ، فَيَتَزَوَّجُ ، وَيُوْلَدُ لَهٗ۔

(مشکوٰۃ جلد چہارم۔ کتاب الفتن باب نزول عیسٰی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسٰی ابن مریم یعنی مسیح موعود زمین پر نازل ہوگا اور شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔

پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ وعزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:
”مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام **عنموایل** اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ **مظہر الاول و الآخر، مظہر الحق و العلاء كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ**۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا**۔“

﴿اِشتہار 20 فروری 1886ء﴾

گزارشات از صدر مجلس

ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے

بانیٔ تنظیم مجلس انصاراللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعتِ احمدیہ میں پانچ ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا ہے۔ ان تنظیموں کے قیام کے مقصد اور اس کے حصول کے سلسلہ میں راہنمائی فرماتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں۔

”ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ تمام دنیا کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرنا ہے... جب ہم تمام جماعت کے افراد کو ایک نظام میں منسلک کرلیں گے تو اس کے بعد ہم بیرونی دنیا کی اصلاح کی طرف کامل طور پر توجہ کرسکیں گے۔ اِس اندرونی اصلاح اور تنظیم کو مکمل کرنے کے لیے مَیں نے خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور اطفال الاحمدیہ تین جماعتیں قائم کی ہیں اور یہ تینوں اپنے اُس مقصد میں جو اِن کے قیام کا اصل باعث ہے اُسی وقت کامیاب ہوسکتی ہیں جب انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اُس اصل کو اپنے مدّنظر رکھیں جو حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (البقرۃ:145) میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے اور پھر رات اور دن اُس فرض کی ادائیگی میں اِس طرح مصروف ہوجائے جس طرح ایک پاگل اور مجنون تمام اطراف سے اپنی توجہ کو ہٹا کر صرف ایک بات کے لیے اپنے تمام اوقات کو صَرف کردیتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 29 ستمبر 1944ء بحوالہ الفضل 11 اکتوبر 1944ء)

مذکورہ بالا اقتباس کی روشنی میں خاکسار عہدیداران اور اراکین مجلس انصاراللہ بھارت کی خدمت میں دو گزارشات پیش کرنا چاہتا ہے۔

ہماری توجہ میں مجنونانہ کیفیت: (1) جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس اقتباس میں بیان فرمایا ہے ہمیں اپنے فرض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ہر وقت اس طرح محنت اور کوشش میں لگے رہنا ہے کہ ہماری توجہ میں مجنونانہ کیفیت ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہوگی تو حضرت مصلح موعودؓ نے جس مقصد کے لئے تنظیم مجلس انصاراللہ کا قیام فرمایا ہے اس مقصد کے حصول کی طرف رواں دواں رہ سکتے ہیں۔

اجتماعیت (ٹیم ورک) کی اہمیت: (2) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اجتماعیت کی بہت زیادہ اہمیت بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ○ (سورۃ الصف:4) ترجمہ: اللہ تو ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک دیوار ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو اپنے محبوب بندوں میں شامل کیا ہے جو ایک ساتھ مل کر جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی کو ٹیم ورک کہا جا سکتا ہے۔ مجلس عاملہ کے تمام ممبران بلکہ ایک مجلس کے تمام اراکین اگر اسی روح کے ساتھ ٹیم ورک اور ٹیم سپرٹ کے ساتھ اپنے فرض اور منصب کی طرف گامزن رہیں گے تو یہی وہ لوگ ہوں گے جن کے اندر **”بنیان مرصوص“** کی کیفیت پیدا ہوسکتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں جہاں وہ اللہ کے محبوب بندوں میں شامل ہونگے وہاں وہ مضبوطی اور قوت کے ساتھ اپنے مطمحِ نظر کی طرف بھی رواں دواں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق عطا کرے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 6 دسمبر 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد

بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن بدری صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام حضرت ہلال بن امیہ واقفی ۔ حضرت ہلال بن امیہ قدیمی اسلام قبول کرنے والے تھے حضرت ہلال غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ آپ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شامل نہ ہو سکے تھے۔ دوسرے دو صحابہ کعب بن مالک اور مرارۃ بن ربیع تھے۔ ان کے بارے میں قرآن کریم میں آیت بھی نازل ہوئی تھی۔

غزوہ تبوک 9 ہجری میں ہوئی تھی۔ صحیح بخاری میں ایک تفصیلی روایت بھی ہے جس میں ان تینوں صحابہ کے پیچھے رہ جانے کا تذکرۃ بیان ہوا ہے۔ حضرت کعب بن مالک نے کہا کہ میں رسول اللہؐ سے کسی غزوہ میں بھی پیچھے نہیں رہا جو آپ نے کیا ہو سوائے غزوہ تبوک کے۔ میری یہ حالت تھی کہ میں کبھی بھی اتنا تنومند اور خوشحال نہیں تھا جتنا کہ اس وقت جبکہ میں آپ سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گیا تھا۔ اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس سواری کے اونٹ اکٹھے نہیں ہوئے تھے۔ نبی کریمؐ غزوہ تبوک کیلئے سخت گرمی کے وقت نکلے اور آپ کے سامنے دور دراز کا سفر اور غیر آباد بیابان اور دشمن تھا جو بہت بڑی تعداد میں تھا۔ آپ نے مسلمانوں کو ان کی حالت کھول کر بیان کر دی تا کہ وہ اپنے حملے کے لئے تیاری کریں۔ میں اپنے دل میں کہتا کہ میں تیاری کر سکتا ہوں سامان میرے پاس موجود ہے یہ خیال مجھے لیت و لعل میں رکھتا رہا یہانتک کہ لوگوں نے تیاری کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح روانہ ہو گئے۔ بہر حال کہتے ہیں کہ اس کے بعد بھی میں تیاری نہ کر سکا اور میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ تیزی سے سفر کرتے ہوئے لشکر بہت آگے نکل گیا۔ حضرت کعب بن مالک کہتے تھے کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ واپس آ رہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میں جھوٹی باتیں سوچنے لگا۔ لیکن جب رسول اللہؐ آن پہنچے تو میرے دل سے سارے جھوٹے خیالات کافور ہو گئے۔ اس لئے میں نے آپ سے سچ سچ بیان کرنے کی ٹھان لی ۔ جب آپؐ مسجد تشریف لائے تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ کے پاس آ گئے اور آپؐ سے عذر بیان کرنے لگے۔ رسول اللہؐ نے ان سے ان کے ظاہری عذر مان لئے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے استغفار کیا اور ان کا اندرونہ اللہ کے سپرد کیا۔ پھر میں آپؐ کے پاس آیا جب میں نے آپ کو سلام کیا تو آپؐ ناراض شخص کی طرح مسکرائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا آگے آؤ۔ میں آیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات نے تمہیں پیچھے رکھا ہے۔ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم میرے لئے کوئی عذر نہیں تھا۔ اللہ کی قسم میں کبھی بھی ایسا تنومند اور آسودہ حال نہیں ہوا جتنا کہ اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا۔ رسول اللہؐ نے یہ سن کر فرمایا اس نے سچ بیان کیا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اٹھو یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کرے۔ میں اٹھ کر چلا گیا۔ میں نے ان

لوگوں سے پوچھا کہ کیا میرے ساتھ اور کوئی بھی ہے جس نے آپؐ سے اس قسم کا اقرار کیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ دو اور شخص ہیں اور ان کو بھی وہی جواب ملا ہے جو تمہیں دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں۔ کہنے لگے کہ ایک وہ مرارۃ بن ربیع عمری ہیں اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی ہیں۔ حضرت کعب کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے ان دونوں میں میرے لئے نمونہ تھا۔ پس میں ان کے پاس سے چل پڑا اور رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔

جب پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزریں تو مجھے رسول اللہؐ کا پیغام ملا کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں۔ اس نے کہا کہ اس سے الگ رہو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ آپؐ نے میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ اس کے بعد کہتے ہیں میں دس راتیں اور ٹھہرا رہا۔ پچاسویں رات کی صبح نماز فجر کے بعد میں اپنے گھر کی چھت پر تھا کہ اس اثنا میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تمہیں بشارت ہو۔ یہ میں سن کر سجدے میں گر پڑا اور سمجھ گیا کہ مصیبت دور ہو گئی ہے۔ رسول اللہؐ نے فجر کی نماز کے بعد یہ اعلان فرمایا کہ اللہ نے مہربانی کر کے ہماری غلطی کو معاف کر دیا ہے۔ حضرت کعب کہتے تھے کہ آخر میں مسجد پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہؐ بیٹھے ہیں آپ کے اردگرد لوگ ہیں۔ جب میں نے رسول اللہؐ کو السلام علیکم کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کا چہرہ چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو نہایت ہی اچھے دن کی۔ ان دنوں میں سے جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ رسول اللہؐ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ ایسا روشن ہو جاتا کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم اس سے آپ کی خوشی پہچان لیا کرتے تھے۔ جب میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس توبہ کے قبول ہونے کے عوض اپنی جائداد سے دستبردار ہوتا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی خاطر صدقہ ہوگی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اپنی جائداد میں سے کچھ اپنے لئے بھی رکھو کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے صدق کی وجہ سے نجات دی اور میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ ہی سچ بولا کروں گا جب تک کہ میں زندہ رہوں گا۔

اس وقت ایک اعلان بھی ہے شعبہ وقف نو کی طرف سے کہ انہوں نے ایک ویب سائٹ بنائی ہے وقف نو کی waqfenauintl.org کے نام سے جس کا آج انشاء اللہ اجرا بھی ہوگا۔ یہ ویب سائٹ آج سے شروع ہوگی انشاء اللہ اور جو واقفین ہیں اور جو واقفین نو کے والدین ہیں وہ ضرور اس سے استفادہ کریں۔

خطبہ جمعہ: 13 دسمبر 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ یوکے

بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں مَیں حضرت ہلال بن امیہ کا ذکر کر رہا تھا۔ حضرت ہلال ان تین پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ آنحضرتؐ نے غزوے سے واپسی پر ان لوگوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور کچھ سزا دی جس پر یہ تینوں بڑے بے چین تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے استغفار اور توبہ کرتے رہے یہاں تک کہ ان تین صحابہ کی گریہ وزاری جن میں حضرت ہلال بھی شامل تھے اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوئی اور ان کی معافی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ جیسا کہ پہلے تفصیلی ذکر ہو چکا ہے حضرت ہلال بن امیہ حضرت مرارۃ بن ربیع اور حضرت کعب بن مالک نے کوئی جھوٹا عذر نہیں کیا اور اس کی وجہ سے کچھ عرصہ آنحضرتؐ کی ناراضگی کو برداشت کیا۔ بڑے روتے رہے گڑگڑاتے رہے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھکے رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی توبہ قبول کرنے کا اعلان بھی فرما دیا۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت مرارۃ

بن ربیع عامری ہیں۔ حضرت مرارۃ بن ربیع عامری کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنوعمرو بن عوف سے تھا۔ حضرت مرارۃ کو غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بخاری اور صحابہ کے حالات پر مشتمل کتب میں ان کا غزوہ بدر میں شامل ہونے کا تذکرۃ ملتا ہے۔ یہ ان تین انصار صحابہ میں سے تھے جو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے حضرت مرارۃ کا علیحدہ کوئی بیان نہیں ہے حضرت کعب بن مالک کا ہی تفصیلی بیان ہے جو حضرت ہلال بن امیہ کے تعلق میں گذشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عتبہ بن غزوان ہے۔ حضرت عتبہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں ان افراد میں سے ساتواں تھا جو سب سے پہلے اسلام قبول کر کے آنحضرتؐ کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ ابن اسیر کے مطابق حضرت عتبہ نے جب حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی۔ جب وہ حبشہ سے مکہ واپس آئے جبکہ آنحضرتؐ ابھی مکہ میں ہی مقیم تھے حضرت عتبہ آنحضرتؐ کے ساتھ مقیم رہے یہانتک کہ انہوں نے حضرت مقداد کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ جہاد بالسیف کی اجازت میں پہلی قرآنی آیت بارہ صفر 2 ہجری کو نازل ہوئی۔ تاریخ سے پتا لگتا ہے کہ کفار کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے آنحضرتؐ نے چار تدابیر اختیار کیں جو آپ کی اعلیٰ سیاسی قابلیت اور جنگی دور بینی کی ایک دلیل ہے اور وہ تدابیر یہ تھیں

پہلی یہ کہ آپ نے خود سفر کر کے آس پاس کے قبائل کے ساتھ باہمی امن وامان کے معاہدے کرنے شروع کئے تا کہ مدینہ کے اردگرد کا علاقہ خطرہ سے محفوظ ہو جائے۔

دوسرا قدم آپ نے یہ اٹھایا کہ آپ نے چھوٹی چھوٹی خبر رساں پارٹیاں مدینہ کے مختلف جہات میں روانہ کرنی شروع کیں تا کہ آپ کو قریش اور ان کے حلیفوں کی حرکات وسکنات کا علم ہوتا رہے اور قریش کو بھی یہ خیال رہے کہ مسلمان بے خبر نہیں ہیں اور اس طرح مدینہ اچانک حملوں کے خطرات سے محفوظ ہو جائے۔

تیسرا یہ کہ ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ اس کے ذریعہ سے مکہ اور اس کے گردونواح کے کمزور اور غریب مسلمانوں کو مدینہ کے مسلمانوں میں آملنے کا موقع مل جائے اور ایسے لوگوں کو ظالم قوم سے چھٹکارا پانے کا موقع مل جاوے۔

چوتھی تدبیر آپ نے یہ اختیار فرمائی کہ آپ نے قریش کے ان تجارتی قافلوں کی روک تھام شروع فرما دی جو مکہ سے شام کی طرف آتے جاتے ہوئے مدینہ کے پاس سے گزرتے تھے کیونکہ یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ لگاتے جاتے تھے۔ دوسرے یہ کہ یہ قافلے ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کے قافلوں کا مدینہ سے اس قدر قریب ہو کر گزرنا ہرگز خطرہ سے خالی نہیں تھا۔ تیسری بات یہ کہ قریش کا گزارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اور ان حالات میں قریش کو زیر کرنے اور ان کو ان کی ظالمانہ کارروائیوں سے روکنے اور صلح پر مجبور کرنے کا یہ سب سے زیادہ یقینی ذریعہ تھا کہ ان کی تجارت کا راستہ بند کر دیا جاوے۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جن باتوں نے بالآخر قریش کو صلح کی طرف مائل ہونے پر مجبور کیا ان میں ان کے تجارتی قافلوں کی روک تھام کا بہت بڑا دخل تھا۔ حضور انور نے فرمایا حضرت عتبہ بن غزوان کے حوالے سے کچھ اور بھی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا آئندہ ذکر کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ روزنامہ الفضل کی ویب سائٹ ہم نے شروع کی ہے۔ الفضل کے 106 سال پورے ہونے پر لندن سے الفضل آن لائن ایڈیشن کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ اخبار آج سے 106 سال پہلے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اجازت اور دعاؤں کے ساتھ 18 رجون 1913ء کو شروع فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصہ لاہور سے شائع ہوتا رہا پھر حضرت مصلح موعود کی قیادت میں یہ ربوہ سے نکلنا شروع ہوا۔ اس قدیم اردو روزنامہ اخبار کا لندن سے آن لائن ایڈیشن کا مؤرخہ 13 ردسمبر 2019ء سے آغاز ہو رہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں ہر جگہ بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوگا۔ انشاء اللہ جمعہ کے بعد اس کا افتتاح ہو جائے گا۔

حضور انور نے آخر پر دو مرحومین کا ذکر فرمایا۔

خطبہ جمعہ: 20 دسمبر 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ یوکے

بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں صحابہ کے ذکر میں حضرت عتبہ بن غزوان کا ذکر چل رہا تھا اس ضمن میں کچھ اور باتیں بھی ہیں جو اب بیان کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن 2 ہجری میں اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی قیادت میں ایک سریہ نخلہ کی طرف بھیجا۔ حضرت عتبہ بھی اس سریہ میں شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ فرمایا کہ قریش کی حرکات وسکنات کا زیادہ قریب سے ہو کر علم حاصل کیا جاوے تا کہ اس کے متعلق ہر قسم کی ضروری اطلاع بروقت میسر ہو جائے اور مدینہ ہر قسم کے اچانک حملوں سے محفوظ رہے۔ اس پارٹی پر آپ نے اپنے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش کو امیر مقرر فرمایا۔ مسلمانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت نخلہ پہنچی اور اپنے کام میں مصروف ہوگئی اور ان میں سے بعض نے اخفائے راز کے خیال سے اپنے سر کے بال بھی منڈوا دیئے تا کہ راہگیر وغیرہ ان کو عمرہ کے خیال سے آئے ہوئے لوگ سمجھ کر کسی قسم کا شبہ نہ کریں لیکن ایک دن اچانک وہاں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ بھی آ پہنچا جو طائف سے مکہ کی طرف جا رہا تھا اور ہر دو جماعتیں ایک دوسرے کے سامنے ہو گئیں۔ بہر حال انہوں نے حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار کا ایک آدمی مارا گیا اور دو آدمی قید ہو گئے چوتھا آدمی بھاگ کر نکل گیا اور مسلمان اسے پکڑ نہ سکے اور اس طرح ان کی تجویز کامیاب ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے قافلہ کے سامان پر قبضہ کر لیا اور چونکہ قریش کا ایک آدمی بچ کر نکل گیا تھا اور یقین تھا کہ اس لڑائی کی خبر جلدی مکہ پہنچ جائے گی عبداللہ بن جحش اور ان کے ساتھی سامان غنیمت لے کر جلد جلد مدینہ کی طرف واپس لوٹ آئے۔ جب یہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو سارے حالات سنائے اور ماجرے کی اطلاع دی تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں شہر حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی اور آپؐ نے مال غنیمت بھی لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر عبداللہ اور ان کے ساتھی سخت نادم اور پشیمان ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ بس اب ہم خدا اور اس کے رسول کی ناراضگی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ صحابہ نے بھی ان کو سخت ملامت کی کہ تم نے یہ کیا کیا۔ بالآخر قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی جس سے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی بھی ہوئی۔ حضرت عتبہ بن غزوان کو غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت عتبہ حج کرنے کے لئے نکلے اور مجاشع بن وسود کو اپنا قائمقام بنایا اور اسے فرات کی طرف کوچ کا حکم دیا اور حضرت مغیرۃ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کریں۔ جب حضرت عتبہ حضرت عمر کے پاس پہنچے تو انہوں نے بصرہ کی ولایت سے استعفیٰ دینا چاہا۔ تاہم حضرت عمر نے ان کا استعفیٰ منظور نہیں کیا اس پر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اب اس شہر کی طرف دوبارہ نہ لوٹانا۔ چنانچہ وہ اپنی سواری سے گر پڑے اور 17 ہجری میں ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عتبہ کی وفات کے بعد ان کا غلام سوید حضرت عتبہ کا سامان اور ترکہ حضرت عمر کے پاس لایا۔ حضرت عتبہ نے ستاون برس کی عمر پائی وہ دراز قد اور خوبصورت تھے۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سعد بن عبادۃ۔ آپ کی کنیت ابو ثابت تھی۔ حضرت سعد بن عبادۃ سردار اور سخی تھے اور تمام غزوات میں انصار کا جھنڈا ان کے پاس رہا۔ آپ انصار میں صاحب وجاہت اور ریاست تھے ان کی سرداری کو ان کی قوم تسلیم کرتی تھی۔ حضرت سعد بن عبادۃ زمانہ جاہلیت میں عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ اس وقت کتابت کم لوگ جانتے تھے وہ تیراکی اور تیر اندازی میں بھی مہارت رکھتے تھے اور ان چیزوں میں جو شخص مہارت رکھتا تھا اس کو کامل کہا جاتا تھا۔ ہشام بن عروۃ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے سعد بن عبادۃ کو اس وقت پایا جب وہ اپنے قلعہ پر آواز دیا کرتے تھے کہ جو شخص چربی یا گوشت پسند کرتا ہے وہ سعد بن عبادۃ کے پاس آئے۔ حضرت سعد بن عبادۃ نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا حضرت سعد بن عبادۃ کے تعلق سے اور ذکر بھی ہے انشاء آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

خطبہ جمعہ: 27 دسمبر 2019ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ یوکے

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد،تعوذ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت سعد بن عبادۃ کا ذکر ہو رہا تھا ان کے بارے میں مزید آج کچھ بیان کروں گا۔ حضرت سعد بن عبادۃ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر بنائے جانے والے بارہ نقباء میں سے ایک تھے۔ آپؓ قبیلہ خزرج کے ایک خاندان بنو ساعدہ سے تھے اور قبیلہ خزرج کے رئیس تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ممتاز ترین انصار میں شمار ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر بعض انصار نے ان کا نام خلافت کے لیے پیش کیا تھا۔ آپ حضرت عمر کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد اور طلیب بن عمیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ قبیلہ اوس اور خزرج میں ایسا کوئی گھر نہ تھا جس میں چار شخص پے در پے فیاض ہوں سوائے دلیم کے پھر اس کے بیٹے عبادۃ کے پھر اس کے بیٹے سعد کے پھر اس کے بیٹے قیس کے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روزانہ ایک بڑا پیالہ بھیجتے جس میں گوشت اور ثرید یعنی روٹی کے ٹکڑے گوشت میں پکے ہوئے ہوتے۔ زیادہ تر گوشت کا پیالہ ہی ہوتا تھا۔ سعد کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے ازواج مطہرات کے گھروں میں چکر لگایا کرتا تھا۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ ہم بنو مالک بن نجار کے گھروں میں رہتے تھے ہم میں سے تین یا چار افراد ہر رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری کھانا لے کر حاضر ہوتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات ماہ حضرت ایوب انصاری کے گھر میں قیام فرمایا۔ ان ایام میں حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت اسعد بن ضرارۃ کا پیالہ ہر روز آپ کی خدمت میں آتا تھا اور اس میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا تھا۔ حضرت زید کہتے ہیں کہ حضرت ایوب نے مجھے بتایا یہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت سعد بن عبادۃ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ بھجوایا جس میں طفیشل تھا یہ شوربہ کی ایک قسم ہے۔ آپ نے وہ سیر ہو کر پیا اور میں نے اس کے علاوہ آپ کو کبھی اس طرح سیر ہو کر پیتے نہیں دیکھا۔ پھر ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بنایا کرتے تھے۔

غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ سے مشاورت کی تو حضرت سعد بن عبادۃ نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم سے مشورہ طلب کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا حکم دیں تو ہم انہیں ڈال دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر آپؐ نے دشمنوں کا نام لے لے کر بتایا کہ فلاں معاند یہاں گرے گا اور فلاں وہاں۔ آپ اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے اور فرماتے یہاں یہاں۔ راوی کہتے ہیں ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہیں ہٹا۔

حضرت سعد کی والدہ حضرت عمرۃ بنت مسعود کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ دومۃ الجندل کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ غزوہ ربیع الاول 5ہجری میں ہوا تھا۔ حضرت سعد اس غزوہ میں آپ کے ہمرکاب تھے۔ سعد نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی حالانکہ انہیں فوت ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادۃ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میری والدہ نے وصیت نہیں کی تھی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ انہیں مفید ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کون سا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلاؤ۔ اس پر حضرت سعد نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ام سعد کی خاطر ہے۔ حضور انور نے فرمایا ابھی ان کا ذکر چل رہا ہے انشاءاللہ آئندہ بیان ہوگا۔......☆......☆......☆......

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے انتظامی کارنامے

﴿شیخ مجاہد احمد شاستری قادیان۔نائب صدر صف دوئم مجلس انصاراللہ بھارت﴾

جب ہم اس وسیع وعریض کائنات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اس پردہ کائنات پر ہزاروں چہرے نمودار ہوئے، ہزاروں شخصیتوں نے جنم لیا اور بے شمار افراد اس دنیا میں پیدا ہوئے۔ اس طویل سلسلہ انسانیت میں بعض ایسے افراد بھی پیدا ہوئے جن کے وجود سے قوموں کی قسمتیں وابستہ ہوگئیں، ان کے وجود قوموں کے افتخار کے باعث ہوئے۔ اور اُن کے ذریعہ عظیم الشان انقلابات روئے زمین پر برپا ہوئے ان افراد کی یاد ایک لمحہ کے لئے بھی قلوبِ انسانی سے محو نہیں ہوسکتی۔ انہیں مقدس اور بابرکت شخصیتوں میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کا وجود ایک نمایاں مقام اور حیثیت رکھتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے ایک مامور سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شکل میں اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور پھر آپ کے کام کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کا حسن احسان میں نظیر عطا فرمایا۔ اس حسن احسان میں نظیر کا نام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہے۔ آپ کی تشریف آوری کے لئے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے قبل از یں خبریں دی تھیں ان پیشگوئیوں میں سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو خاص مقام حاصل ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے مشہور ہے۔ اس پیشگوئی کا متن صفحہ 3 پر آپ پڑھ چکے ہیں۔

20رفروری 1886ء کا دن تاریخ احمدیت میں ایک یادگار اور ناقابل فراموش مبارک دن ہے۔ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کی قبولیت کا دن ہے جو آپ نے مخالفین اسلام کو زندہ و تابندہ نشان دکھانے کے لئے اپنے مولیٰ کریم کے حضور کیں اور یہ وہ عظیم الشان دن ہے جس دن آپ نے خدا تعالیٰ سے خوشخبری پا کر دنیا میں اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ مجھے ایک عظیم الشان لڑکا دے گا جو بے شمار خصوصیات کا حامل ہوگا۔

پیشگوئیوں کے مطابق وہ موعود فرزند 12رجنوری 1889ء بروز جمعہ قادیان میں پیدا ہوا۔ آپؓ کی وفات 8نومبر 1965ء کو ہوئی۔ آپ کی مبارک زندگی علم و عمل کا مجموعہ تھی۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خود ایک کارنامہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے کہ آپ کے وجود سے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوگا۔ اس مختصر سے فقرے میں وہ مضامین پروئے ہوئے ہیں جنہیں صفحات اور اَوراق کی حدود میں لانا ایک مشکل امر ہے۔ آپ کے تمام کارناموں کو بیان کرنے کے لئے ضخیم کتب درکار ہیں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کو آج کُل عالم میں جو نیک شہرت، قوت و شوکت اور عظمت نصیب ہے اس میں بہت بڑا حصّہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔ مضمون کی مناسبت سے خاکسار آپؓ کے انتظامی کارنامے پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔

عہدوفا

26رمئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو غیروں نے اس پر بہت شور مچایا کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا حتی کہ بعض اپنے بھی وساوس کا شکار ہوئے کہ اب کیا ہوگا؟ ان حالات میں پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے 19 سال کی عمر میں آہ و بکا، بے صبری اور واویلا کرنے کی بجائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جسد اطہر کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے مولیٰ سے ایک تاریخی عہدوفا کیا۔ اپنے اللہ کے حضور عرض کرتے ہوئے فرمایا:

''اے اللہ! اگر ساری دنیا بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ دے گی اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں

گا اور آپ کے پیغام اور آواز کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔

مٹ جاؤں مَیں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو

پھر آپ نے اپنی ساری زندگی، انفرادی اور اجتماعی امور کی انجام دہی میں اپنے اس عہد کو پیشِ نظر رکھا اور بڑی ہی کامیابی و کامرانی سے اسے نبھایا۔

احترام و استحکام خلافت

14/مارچ 1914ء کو 25 سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب خلافت سے نوازا تو بہتوں نے سمجھا کہ یہ بچہ ناتجربہ کار ہے اب تو جماعت ضرور تباہ و برباد ہو جائے گی۔ مگر جس کی ذہانت اور اولوالعزمی کی خود خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی وہ ہولناک طوفانوں سے اپنی جماعت کو بچا کر لے جاتا رہا اور ہر میدان میں فتح کے جھنڈے گاڑتا رہا۔ اور اس کے لاکھوں فدائی آج بھی اس کے نام پر جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور آپ نے اپنے باون سالہ دورِ خلافت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور دشمن بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہو جاتا ہے۔

خلافت کے بابرکت منصب پر متمکن ہونے کے بعد سب سے پہلے آپ کو فتنہ انکارِ خلافت کا سامنا کرنا پڑا۔ جسے حضورؓ نے ہر لحاظ سے ناکامیاب بنا دیا۔ اس ضمن میں سب سے پہلے آپ کا اشتہار ’’کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے‘‘ بشدّت ہماری توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کی عظمت کو دلوں میں گاڑ دیا اور نظامِ خلافت کو مستقل بنیادوں پر قائم و دائم کیا اور اعلان فرمایا کہ آج وہی شخص کامیاب ہو سکتا ہے جو خلیفۂ وقت کے مشوروں اور ہدایت سے کام کرتا ہے۔ اور دوسرا درخت سے کٹی ہوئی شاخ کی مانند ہے جو پھل پیدا نہیں کر سکتی۔ اور وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے ورنہ وہ دنیا بھر کے علوم جاننے کے باوجود اتنا کام بھی نہیں کر سکتا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’پانچ روپیہ کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ اور پانچ ارب روپیہ کیا؟ اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں‘‘۔

(بحوالہ حصار از ہادی علی چودھری صفحہ 4 انٹرنیٹ ایڈیشن)

’’تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی‘‘۔ (درس القرآن صفحہ 73 بحوالہ حصار از ہادی علی چودھری صفحہ 18 انٹرنیٹ ایڈیشن)

اسی طرح فرمایا:

’’اے دوستو! میری آخری نصیحت یہی ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو‘‘۔ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا احباب جماعت کے نام ضروری پیغام۔ روزنامہ الفضل ربوہ 20/مئی 1959ء صفحہ 3)

تحریک جدید کا اجراء

1934ء میں دشمنانِ احمدیت نے ایک سکیم کے تحت جماعت پر حملہ کیا۔ مرکز احمدیت قادیان میں ایک کانفرنس رکھی اور یہ گندے عزائم ظاہر کئے کہ ہم احمدیوں کو قتل کر دیں گے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور قادیان اور ہندوستان میں جماعت احمدیہ کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔

ایک طرف دشمن کے بڑے ہی ناپاک ارادے تھے اور دوسری طرف سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے الٰہی منشاء سے تحریک جدید کا اعلان فرمایا جس کا مقصد یہ تھا کہ حق کے دشمن جس الٰہی جماعت کو مقامی طور پر مٹانا چاہتے ہیں وہ جماعت زمین کے کونے کونے اور ہر ملک میں پہنچ جائے۔ پس یہ سیدنا محمودؓ کی قائم کردہ تحریک جدید کی ہی برکت ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہندوستان سے ترقی کرتے کرتے اس کی حدود سے نکلتے ہوئے دشمن کے دیکھتے دیکھتے دنیا کے دوسو تیرہ (213) سے زائد ملکوں میں مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے خدا کا یہ فرمان بڑی شان سے پورا ہو چکا ہے کہ

''مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ اس جماعت کو مٹانے والے خود مٹ گئے۔ جو شخص بھی اس کے مقابل پر کھڑا ہوا بہت جلد اپنے انجام کو پہنچا۔ جو ہاتھ بھی اس الٰہی جماعت کے خلاف اٹھا قہّار خدا نے اسے کاٹ کر رکھ دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریک جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اب خدا کی نَوبت جوش میں آئی ہے۔ اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خداتعالیٰ نے پھر اس نَوبت خانے کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! !!ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں...... اسی غرض کے لئے مَیں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے مَیں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تخت آج مسیح ؑ نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح ؑ سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خداتعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو کہ مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں مَیں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو! خدا تمہارے ساتھ ہو!! خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ''۔

(سیر روحانی۔ تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1953ء)

مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں اس قدر برکت دی ہے کہ گزشتہ سال جماعتہائے احمدیہ نے صرف تحریک جدید کے چندہ میں 13 اعشاریہ 6 ملین پاؤنڈز کی قربانی ہے۔ الحمدللہ۔ (خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 / نومبر 2019ء) جو اشاعت اسلام در اکناف عالم میں خرچ ہو کر تحریک جدید کے شیریں ثمرات میں مزید اضافہ کر رہا ہے۔ اس وقت ہم تحریک جدید کے 86 ویں سال سے گزر رہے ہیں۔

جماعتی تنظیموں کا قیام

حضرت مصلح موعود ؓ نے جماعت کی تربیت کے لئے قادیان میں مردوں عورتوں کے لئے الگ الگ قرآن مجید کے درس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ جس میں حضور ؓ خود قرآن مجید کا درس فرمایا کرتے تھے۔ جو بعد میں کتابی صورت میں تفسیر کبیر کے نام سے شائع ہوئے۔ یہ تفسیر علمی اور تربیتی لحاظ سے انتہائی شاہکار ہے۔ متعدد مخالف علماء نے بھی اسکی تعریف کی۔ جماعت کی تربیت کیلئے حضور ؓ نے دوسرا ذریعہ خطابات اور تقاریر کا اختیار فرمایا۔ تقریباً ہر دینی مسئلہ پر اور تربیت کے ہر پہلو پر حضور ؓ نے تقاریر فرمائیں اور خطبات دئے۔ یہ تقاریر بہت ہی پُر اثر اور جماعت کی علمی ترقی اور تربیت کے لئے بہت مفید ثابت ہوئیں۔

حضور ؓ نے 1919ء میں صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا نظام قائم فرمایا۔ اور پھر تمام جماعتوں میں باقاعدہ عہدے دار منتخب کرنے اور پھر ان کے کام کی نگرانی کا انتظام فرمایا جس کی وجہ سے جماعت ہر لحاظ سے منظم ہو کر کام کرنے لگی۔

جماعت کی احسن رنگ میں تربیت کے لئے حضور نے 1922ء میں احمدی عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ قائم فرمائی پھر 1926ء میں ان کے لئے ایک علیحدہ رسالہ مصباح کے نام سے جاری فرمایا۔ 1928ء میں نصرت گرلز ہائی اسکول جاری فرمایا اور 1951ء میں بمقام ربوہ جامعہ نصرت قائم کیا جس میں احمدی بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔

1938ء میں حضور نے احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی نیز احمدی بچوں کے لئے ''اطفال الاحمدیہ'' اور بچیوں کے لئے ''ناصرات الاحمدیہ'' کی تنظیم قائم فرمائی۔ اور 1940ء میں چالیس سال کے اوپر کے عمر کے احمدیوں کے لئے ''مجلس انصار اللہ'' قائم فرمائی۔ ان تنظیموں نے جماعت کی تعلیم و تربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا اور رہتی دنیا تک کرتی رہیں گی۔ ان کی وجہ سے جماعت کو کام کرنے کے لئے ہزاروں کارکنوں کی ٹریننگ ہوئی اور انہوں نے اپنے اپنے وقت پر جماعت کی نمایاں خدمت میں حصہ لیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے اندر انصار، خدام واطفال

اور لجنہ اماء اللہ و ناصرات کی تنظیمیں قائم فرمائیں اور انہیں عمارتِ احمدیت کی بنیادیں اور دیواریں قرار دیا کہ تا ہر عمر اور جنس کے افراد اَلگ اَلگ خدمت دین، اصلاح معاشرہ اور اشاعت اسلام کی تدبیریں سوچیں اور اس پر عمل کریں اور ان تنظیموں کا ہر فرد اپنے آپ کو قصر احمدیت کی اینٹ سمجھے اور پھر اسے جہاں بھی نصب کر دیا جائے اسے اپنے لئے خوش قسمت اور سعادت جانے۔

آپ نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ ابھی ٹریننگ کی عمر میں سے گزر رہی ہے اور جب یہ ٹریننگ مکمل کر کے عمل کے میدان میں قدم رکھیں گے تو ایک انقلاب برپا کر دیں گے اور دنیا حیرانگی سے دیکھتی رہ جائے گی۔

اور فرمایا کہ خدام احمدیت میں یہ روح نظر آنی چاہئے کہ وہ اسلام و احمدیت کے لئے قربان ہونے کے لئے منتظر بیٹھے ہوں اور پَر تولے ہوئے اس بات کے لئے تیار ہوں کہ کفر کی چڑیا آئے اور وہ اس پر جھپٹ پڑیں اور اسے نیست و نابود کر دیں تب ہم سمجھیں گے کہ تنظیموں اور تحریک جدید کا جو مقصد تھا وہ پورا ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تنظیمی کارناموں کے بارے میں غیروں کے آراء پیش کرتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ایک ہفتہ وار اخبار ''پارس'' کے ایڈیٹر لالہ کرم چند کچھ اخبار نویسوں کے ساتھ قادیان گئے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت متاثر ہو کر واپس آئے اور اپنی اخبار میں اس کے متعلق مضمون بھی لکھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم تو ظفر اللہ خان کو بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ (یعنی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ان دنوں وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی تھے) مگر بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سامنے اس کی حیثیت ایک طفل مکتب کی ہے۔ وہ ہر معاملے میں ان سے بہتر رائے رکھتے ہیں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تو حیثیت بہت بلند ہے اور بہت بہتر رائے رکھتے ہیں) اور بہترین دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس میں بے پناہ تنظیمی قابلیت ہے۔ ایسا آدمی بآسانی کسی ریاست کو بامِ عروج تک لے جا سکتا ہے۔'' (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 558)

(خطبہ جمعہ فرمودہ: 23؍فروری 2018ء)

مجلس مشاورت 1922ء میں حضور نے مجلس مشاورت کا نظام قائم فرمایا۔ سال میں ایک دفعہ خلیفہ وقت کے حکم سے تمام احمدی جماعت کے نمائندے جنہیں وہ جماعتیں خود منتخب کرتی ہیں مرکز میں جمع ہوتے ہیں اور جماعت کے متعلق جو معاملات خلیفہ وقت کی خدمت اقدس میں مشورہ کے لئے پیش کئے جائیں اُن کے متعلق یہ نمائندے اپنی رائے اور مشورے پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ وقت ان مشوروں میں سے جو بھی مناسب سمجھتے ہیں انہیں منظور کر لیتے ہیں۔ اس طرح ساری جماعت کو جماعت کے معاملات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کا موقع ملتا ہے۔

محکمہ قضا بعض اوقات جماعت کے لوگوں میں آپس میں جو رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کا فیصلہ کرنے کے لئے حضورؓ نے 1919ء میں محکمہ قضا قائم کیا جو کہ قرآنِ حکیم کی حکموں اور دینی تعلیم کے مطابق تمام جھگڑوں کا فیصلہ کر دیتا ہے اور احمدیوں کو عدالتوں میں اپنے مقدمے لے جانے نہیں پڑتے۔ اور اس طرح جماعت کا روپیہ پیسہ اور قیمتی وقت برباد ہونے سے بچ جاتا ہے۔

حفاظت قادیان 1947ء میں ہندوستان کی تقسیم کے نتیجہ میں ملک میں خطرناک فسادات شروع ہو گئے۔ سارا پنجاب فسادات کی زد میں آ گیا۔ انسانوں نے انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر انسانوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ ہزاروں انسانی جانوں کا قتل کروڑوں روپیہ کی املاک کا نقصان ہوا۔ ایسے خطرناک ماحول میں حضرت اقدسؓ نے قادیان کی آبادی کو حفاظت کے ساتھ پاکستان پہنچانے کے لئے دن رات کام کیا جہاں اور لوگ لاکھوں کی تعداد میں لوٹے گئے اور مارے گئے وہاں احمدی جماعت کے اکثر افراد حضورؓ کی رہنمائی میں بڑی عمدگی کے ساتھ ایک خاص انتظام کے ماتحت پاکستان بھیجے گئے۔ دوسری طرف آپؓ نے مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے قادیان میں احمدیوں کو آباد رکھنے کا بھی نہایت اعلیٰ انتظام فرمایا۔ اور درویشان قادیان کے نام سے جماعت کے جاں نثار لوگوں کو جمع کیا۔ الحمد للہ۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی حسنِ تدبیر کے نتیجہ میں آج قادیان ایک بار دوبارہ ساری دنیا میں اپنی چمک دکھا رہی ہے اور اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ یہ ایک سچے موعود کی بستی ہے۔

نئے مرکز ربوہ کا قیام

قادیان سے ہجرت کے بعد پاکستان میں آ کر ربوہ جیسی عظیم الشان بستی آباد کر لینا اور جماعت احمدیہ کا دوبارہ مرکز تعمیر کر لینا حضرت مصلح موعودؓ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ جماعت لٹ لٹا کر پاکستان آئی تھی۔ قادیان کے احمدی جگہ جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ مرکز احمدیت قادیان ہندوستان میں رہ گیا۔ اس لئے اب ضرورت تھی کہ پاکستان میں ایک مرکز ہو جہاں سے ساری جماعت کی رہنمائی کی جائے اور حق وصداقت کی آواز کو ہر سُو پھیلایا جائے۔ چنانچہ مختلف مقامات کا جائزہ لیا گیا تو دریائے چناب کا مغربی کنارہ (جہاں ان دنوں ربوہ کا شہر آباد ہے) کو پسند کیا گیا۔ یہ جگہ جنگل اور اجاڑ تھی۔ خورونوش کی کوئی چیز یہاں پیدا نہ ہوتی تھی۔ سارا علاقہ شوریدہ تھا اور زیر زمین پانی نہ تھا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ یہاں تشریف لائے۔ خرید کردہ زمین کے چاروں کونوں پر صدقے کے بکرے ذبح کئے گئے۔ یہاں خیمہ زن فرزانوں کو لوگ دیوانے سمجھ رہے تھے۔ کیونکہ رہائش کی کوئی صورت ممکن نہ تھی۔ کئی جگہ پانی کی تلاش میں بور کئے گئے لیکن پانی نہ ملتا۔ اس عالم میں چلتے چلتے حضور پرنور رضی اللہ عنہ کی زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہادیا

حضور انور نے وہیں اپنی چھڑی گاڑ دی اور فرمایا میرا مولیٰ یہیں سے پانی نکالے گا۔ چنانچہ وہیں بور کیا گیا تو پانی نکل آیا اور وہی ٹیوب ویل پھر ساری نو آبادی کو سیراب کرتا رہا۔

جنگل کو منگل، ویرانے کو آبادی اور بہترین شہر میں تبدیل کر دینا، ساری ضروریات زندگی کا دستیاب ہونا اور اسی شہر سے ساری دنیا کی رہنمائی اور نگرانی کرنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ حضور نے تھوڑے عرصہ میں ربوہ کی زمین حکومت سے حاصل کر کے 20 ستمبر 1948ء کو یہاں پر جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کی بنیاد رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم الشان بستی قائم کر کے دکھادی۔

بانیٔ ربوہ سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد فرماتے ہیں:

''ربوہ کے چپے چپے پر اللہ اکبر کے نعرے لگ چکے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے یہ بستی انشاء اللہ قیامت تک خدا کی محبوب بستی رہے گی۔ یہ بستی انشاء اللہ کبھی نہیں اجڑے گی بلکہ قادیان کی اتباع میں اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتی رہے گی۔''

(الفضل 11 جنوری 1957ء۔ صفحہ 2 کالم نمبر 3)

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو ربوہ کو پہنچتی رہیں کعبہ کی دعائیں

ربوہ شہر کو آباد ہوتے دیکھ کر بعض اخبار نویسوں اور انصاف پسند طبقہ نے اسے بہت بڑی کامیابی قرار دیا اور حکومت کے لئے ایک نمونہ قرار دیا کہ مہاجرین کو آباد کرنے کی یہ ایک بہترین مثال ہے۔ ربوہ کا قیام حضرت مصلح موعودؓ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ دیگر مسلمان لاکھوں کی تعداد میں بھارت سے ہجرت کر کے آئے تھے ان کی تنظیمیں بھی موجود تھیں مگر کسی کو اس طرح کی بستی آباد کرنے کی توفیق نہ ملی۔

وقف جدید کا اجراء

حضرت مصلح موعودؓ نے القائے الٰہی کے تحت جماعت کی رشد و اصلاح اور دعوت الی اللہ کی غرض سے 27 دسمبر 1957ء کو ایک سکیم ''وقف جدید'' کے نام سے جماعت کے سامنے پیش کی۔ تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک کی آخری یادگار الہامی تحریک اور آپ کے کارہائے نمایاں میں ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ یہ انقلاب انگیز تحریک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے سلسلہ میں ایک اہم اور مبارک کڑی ہے۔ اس کے متعلق ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک موقع پر بیان فرماتے ہیں۔

''حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کا عرصہ خلافت تقریباً 52 سال پر پھیلا ہوا تھا، آپ نے جماعتی نظام کو مضبوط در مضبوط فرمایا۔ اس کی تنظیم کی۔ تربیتی، تبلیغی، روحانی، مالی پروگرام جماعت کو دیئے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کے حصول کے لئے ہم تیزی سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ انہی تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کے لئے ایک سکیم وقف جدید کی بھی تھی جو آپؓ نے جماعت کے سامنے رکھی اور اس کے لئے مالی قربانی کی بھی

اور واقفین زندگی معلمین کی بھی تحریک فرمائی‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء)

حضرت مصلح موعودؓ اس مبارک تحریک کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف (وقف جدید) کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیے اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رُشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا....اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ، دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی اسکیم (وقف جدید) پر عمل کیا جائے.....اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مَہا جال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آ جاتی ہیں ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ آتی رہی لیکن اب مَہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ اب گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 3 جنوری 1958ء۔ خطبات محمود جلد 39 صفحہ 2)

الحمدللہ آج جبکہ ہم وقف جدید کے 63ویں سال سے گزر رہے ہیں۔ اس بابرکت تحریک کے ذریعہ ہزاروں افراد کو اسلام احمدیت کے لئے وقتی اور مالی قربانیوں کی توفیق مل رہی۔ 57ویں سال جماعت احمدیہ عالمگیر کو وقف جدید میں 62 لاکھ 9 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی کی توفیق نصیب ہوئی۔ (خطبہ جمعہ 9 جنوری 2015ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور 52 سال رہا اور ہر روز ایک نئی ترقی لے کر آتا تھا۔ کئی زبانوں میں آپؓ کے زمانے میں تراجم قرآن کریم ہوئے۔ بیرونی دنیا میں مشن قائم ہوئے۔ افریقہ میں، یورپ میں مشنز قائم ہوئے اور بڑی ذاتی دلچسپی لے کر ذاتی ہدایات دے کر۔ اس زمانے میں دفاتر کا بھی نظام اتنا نہیں تھا۔ خود مبلغین کو براہ راست ہدایات دے دے کر اس نظام کو آگے بڑھایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ہندو پاکستان میں بلکہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی اور خاص طور پر افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوئیں۔ پھر دیکھیں آپ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں، ردّ و بدل کی۔ اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے۔ پھر ذیلی تنظیموں کا قیام ہے، انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، آپ کی دُور رس نظر نے دیکھ لیا کہ اگر میں اس طرح جماعت کی تربیت کروں گا کہ ہر عمر کے لوگوں کو ان کی ذمہ واری کا احساس دلا دوں اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اب ہم ہی ہیں جنہوں نے جماعت کو سنبھالنا ہے اور ہر فتنے سے بچانا ہے۔ اپنے اندر نیک تبدیلی اور پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔ اگر یہ احساس پیدا ہو جائے قوم کے لوگوں میں تو پھر اس قوم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تو دیکھ لیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ ذیلی تنظیمیں قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے فعال ہیں اور آج جرمنی کی خدام الاحمدیہ بھی اسی سلسلے میں اپنا اجتماع کر رہی ہے۔ تو یہ بھی ایک بہت بڑی انتظامی بات تھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں جاری فرمائی۔ پھر تحریک جدید کا قیام ہے،۔ جب دشمن یہ کہہ رہا تھا کہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا اس وقت آپؓ نے تحریک جدید کا قیام کیا اور پھر بیرون ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ پھر وقف جدید کا قیام ہے جو پاکستان اور ہندوستان کی دیہاتی جماعتوں میں تبلیغ کے لئے تھا۔ اب تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں پھیل گئی۔ غرض یہ کہ اتنے کام ہوئے ہیں اور اسی شخص کو جس کو اپنے زعم میں بڑے پڑھے لکھے اور عقلمند اور جماعت کو چلانے کا دعویٰ کرنے والے سمجھتے تھے کہ یہ بچہ ہے اس کے ہاتھ میں خلافت کی باگ ڈور ہے اور یہ کچھ نہیں کر سکتا اسی بچے نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اور تمام دنیا میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کو بھی پورے کرنے والے ہو گئے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

(خطبہ جمعہ: 21 مئی 2004ء۔خطبات مسرور 344 تا 345)

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اعداد و شمار

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ عنہ کے انتظامی کاموں کا مکمل خاکہ بیان کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔ آپ کے دورِ خلافت کی تمام عظیم الشان تحریکات اور روحانی فتوحات کا شمار تو ممکن نہیں۔ اس لئے آپ کے دورِ خلافت میں جو عظیم الشان کارنامے انجام پذیر ہوئے اُن میں سے چند اہم کارناموں کے اعداد و شمار یہاں پیش کرتا ہے۔ وہ بیج جو آپ نے بوئے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام احمدیت کے سرسبز و شاداب حسین باغوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

۱۔ آپ نے اپنے دور خلافت میں 100 کے قریب علمی، تربیتی اور روحانی تحریکات فرمائیں۔

۲۔ بیرونی ممالک میں 311 مساجد کی تعمیر ہوئی۔ جس میں مسجد فضل لندن بھی شامل ہے جس کے افتتاح کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بنفس نفیس لندن تشریف لے گئے۔

۳۔ 46 ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام۔

۴۔ 164 واقفین زندگی نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔

۵۔ 16 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت۔

۶۔ 24 ممالک میں 74 تعلیمی مراکز کا قیام۔

7۔ 28 دینی مدرسوں اور 17 ہسپتالوں کا قیام۔

8۔ 40 کے قریب اخبارات و رسائل کا اجراء۔

9۔ حضور کی 225 کتب و رسائل کی تصنیف۔

10۔ دس ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی قرآن مجید کی تفسیر، تفسیر کبیر۔

یہ وہ مختصر اعداد و شمار ہیں۔ جو حضرت مصلح موعودؓ کے سنہری دور خلافت کے عظیم الشان کارنامے ہیں۔

آخر میں خاکسار اپنے اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نصیحت بیان کرنا چاہتا ہے جو آپ نے 20 رفروری 1944ء کو ہوشیار پور کے جلسہ میں تقریر کے دوران اپنے دعویٰ مصلح موعود کے حوالہ سے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمائی۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اوّلین فرض ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا، مَیں تمہیں اُچھلنے، کودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن مَیں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ مَیں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پاؤں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ مَیں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ مَیں سُرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ آپ لوگوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا ہے اور سُرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ۔ تا ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں''۔

(الموعود صفحہ 216)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے درج ذیل الفاظ ہم سب کو دعوت عمل دیتے ہیں۔آپ نے فرمایا ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سُستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا سُست کبھی گام نہ ہو

بقیہ حصہ از صفحہ 22 سے مشرّف ہوئے۔1911ء میں آپ نے مجلس انصاراللہ قائم فرمائی اور 1913 میں اخبار الفضل جاری کیا اور اس کی ادارت کے فرائض اپنی خلافت کے دور تک نہایت عمدگی اور قابلیت سے سرانجام دیئے۔

حضرت خلیفہ اوّل کی وفات کے بعد 14 مارچ 1914ء کو مسجد نور قادیان میں خلافت ثانیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔اس وقت موجود اڑھائی ہزار افراد نے آپ کی بیعت کی۔بیعت نہ کرتے ہوئے اختلاف کا راستہ اختیار کرنے تقریباً پچاس افراد تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد خلافت کے باون سالہ دور میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرتوں کے عجیب در عجیب نشانات ظاہر ہوئے۔آپ کے عہد خلافت میں مخالفتوں کے بہت سے طوفان اٹھے۔اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا مگر آپ کے پائے استقلال کو ذرا جنبش نہ ہوئی اور یہ الٰہی قافلہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنی منزل کی جانب بدستور بڑھتا گیا۔ہر فتنہ کے بعد جماعت میں قربانی اور فدائیت کی روح میں نمایاں ترقی ہوئی اور قدم آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔جس وقت منکرین خلافت مرکز سلسلہ کو چھوڑ کر گئے اس وقت انجمن کے خزانے میں چند آنوں کے سوا کچھ نہ تھا۔لیکن جس وقت آپ کا وصال ہوا اس وقت صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا بجٹ 71 لاکھ نواسی ہزار تک پہنچ چکا تھا۔اختلاف کے وقت ایک کہنے والے نے تعلیم الاسلام کے متعلق کہا کہ یہاں اُلّو بولیں گے۔لیکن خدا کی شان کہ وہ مدرسہ نہ صرف کالج بنا بلکہ اس کے نام پر آج بیسیوں تعلیمی ادارے مختلف ممالک میں قائم ہوئے۔

مصلح موعودؓ کے بارے میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو کہا تھا وہ لفظاً لفظاً پورا ہوا۔حضرت فضل عمر جلد جلد بڑھے اور دنیا کے کناروں تک اشاعت اسلام کے مراکز قائم کر کے شہرت پائی۔آپ کے بہت سے کارناموں میں سے چند کا ذکر اختصار سے درج ذیل ہے۔

1-جماعتی کاموں میں تیزی پیدا کرنے کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے کاموں کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے نظارتوں کا نظام قائم فرمایا۔

2-بیرونی ممالک میں تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے 1934ء میں تحریک جدید اور اندرون ملک میں تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے 1957ء میں وقف جدید جاری فرمائی۔(3) جماعت میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے ذیلی تنظیمیں یعنی انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ قائم فرمائیں۔(4) جماعت میں باہمی مشورہ سے منظم رنگ میں کام کو جاری رکھنے کیلئے مجلس شوریٰ کا قیام فرمایا۔(5) قرآنی علوم کی اشاعت و ترویج کیلئے درس القرآن کا سلسلہ جاری فرمایا، تفسیر کبیر کی 10 جلدیں اور تفسیر صغیر لکھی۔(6) 1948ء میں ربوہ جیسے بے آب و گیا علاقہ میں ایک فعال مرکز قائم کیا۔(7) آپ نے تاریخ اسلام کے واقعات کو بہتر رنگ میں سمجھنے اور یاد رکھنے کیلئے ہجری شمسی سن جاری فرمایا۔(8) متعدد والیان ریاست اور سربراہان مملکت کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے۔(9) 1924ء میں آپ لندن گئے اور ویمبلے کانفرنس لندن میں آپ کا مقبول ترین مضمون 'احمدیت یعنی حقیقی اسلام' انگریزی میں پڑھکر سنایا گیا۔

1954ء میں آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔علاج سے زخم تو بظاہر مندمل ہو گئے لیکن تکلیف جاری رہی۔اس لئے 1955ء میں آپ بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے۔مگر آپ کی صحت برابر گرتی گئی یہاں تک کہ وہ المناک گھڑی آ پہنچی جب آپ تقدیر الٰہی کے ماتحت 7 اور 8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے 9 نومبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ کے وسیع احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور پچاس ہزار افراد نے دلی دعاؤں کے ساتھ آپ کو سپرد خاک کیا۔ ❀❀❀

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد دوم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے۔

اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں۔ اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا۔ کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔'' (خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء، خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 414,415)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن جلد دوم کل 470 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں کل چار کتب درج ہیں۔ (۱) پرانی تحریریں (2) سرمہ چشم آریہ (3) شحنۂ حق (4) سبز اشتہار۔

(۱) پرانی تحریریں:

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خالقیت باری تعالیٰ کو دلائل قطعیہ سے ثابت کیا ہے۔

دلیل اوّل کے طور پر برہان لمّی یعنی علّت سے معلول کو پیش کیا گیا ہے۔ دوسری دلیل کے طور پر برہان انّی یعنی معلول سے علّت کی طرف پیش کیا گیا ہے۔ دلیل سوم کے طور پر قیاس الخلف کو پیش کیا گیا ہے۔ اس دلیل میں پانچ شقوق کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ جبکہ دلیل چہارم قیاس اقترانی، دلیل پنجم قیاس استثنائی، دلیل ششم قیاس مرکب پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کی صفت خالقیت کیلئے پیش کئے گئے ان تمام دلائل کو سمجھنے کیلئے روحانی خزائن جلد دوم کا مطالعہ کرنا بہت مفید ہوگا۔

باطل بار اوّل
حصہ اوّل
حضرت اقدس
کی
پرانی تحریریں
تین قابل قدر مضامین
مرتبہ
شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان

یہ تحریریں 1879ء کی ہیں اور ان میں اس وقت کے اہم مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ یعنی ضرورت الہام اور روح و مادہ حادث ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرح قدیم اور انادی اور ابطال مسئلہ تناسخ اور وید و قرآن مجید کا مقابلہ۔ اور یہ تحریریں اسی زمانہ میں مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہوگئی تھیں لیکن کتابی

صورت میں انہیں پہلی بار مرحوم ومغفور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الکبیر الاسدی رضی اللہ عنہ نے 1899ء میں شائع کیا۔ پھر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے 1925ء میں اسے دوبارہ شائع کیا۔

(2) سرمہ چشم آریہ:

"پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے ...... اور ہر یک مخالف اپنے مغلوب اور لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہوجائے۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597,596 حاشیہ درحاشیہ)

اس اعلان پر قادیان کے غیر مسلم افراد نے بھی نشان کا مطالبہ کیا تو حضرت اقدسؑ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا کہ صدقت اسلام کا نشان خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت سے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس مطالبہ کو لے کر اُسی واحد ولاشریک خدا کی طرف توجہ کی جس کی تائید ونصرت کے یقینی وعدوں سے اطلاع پاکر آپؑ نے اسلام کی سچائی کا اس دور میں اعلان کیا تھا، اور نہایت الحاح اور تضرع اور عجز سے اس نشان کے لیے دعائیں کیں۔ آپؑ نے کسی بھی قسم کے خلل سے بچنے اور دعاؤں میں مزید یکسوئی اور انہماک پیدا کرنے کیلئے خلوت اختیار کرنے کا ارادہ کیا اور اس مقصد کے لیے اپنے گھر بار اور رشتہ داروں سے دور ہوشیار پور میں اعتکاف فرمایا اور پورے تبتل اور انقطاع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ خدائے رحیم وکریم نے آپؑ کی اس تڑپ اور اسلام کی صداقت کے لیے اضطراب کو دیکھ کر آپ کو تسلی دی اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان نشان کی خوشخبری دی جس کا اعلان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنے اشتہار 20 فروری 1886ء میں فرمایا۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی ہوشیار پور میں ہی مقیم تھے کہ لالہ مرلیدھر ڈرائنگ ماسٹر جو آریہ سماج ہوشیار پور کے رکن اور مدار المہام تھے ان کے اور مؤلف کتاب کے مابین 11/اور 14/ مارچ 1886ء دو دِن کے لئے مذہبی مباحثہ قرار پاگیا۔ جس کی شرائط اور مختصر روئیداد کتاب سرمہ چشم آریہ کے ازصفحہ 4 تا 9 میں درج ہے۔ اس کتاب میں معجزِ شق القمر۔ نجات دائمی ہے یا محدود۔ روح و مادہ حادث ہیں یا انادی اور مقابلہ تعلیمات وید وقرآن پر مفصّل بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت پر مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں جو تبصرہ لکھا تھا وہ درج ذیل ہے۔

"یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے۔ اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیار پور ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اس کی تعلیمات وعقائد (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بہ نقل اصل عبارت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ وہ مطالب بحکم "مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطّار بگوید" خود شہادت دیں گے کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہنے دیں گے... اور حمیت وحمایت اسلام تو اس میں ہے کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخے خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائے گی اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہیں روک ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک

صورت پیدا ہوگی۔ ہم نے سنا ہے کہ اس وقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التواء میں ہے۔ اور اس کے مصارف طبع کے لئے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے اہل مذہب سے مقابلہ کے لئے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۹ نمبر ۵۔۶ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۵۸ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ا)

(3) شحنہ حق: یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے خلاف لکھی گئی ایک کتاب کے ردّ میں لکھی۔ جو کہ نہایت گندی اور دل آزاری اور سخت کلامی سے پُر تھی۔ جس میں اسلام اور بانی اسلام پر سخت الزامات عائد کئے گئے تھے۔ حضورؑ نے ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے ایک تصنیف نہایت اختصار کے ساتھ تحریر فرمائی۔ جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شحنہء حق تجویز فرمایا۔ اس کتاب کے ابتداء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ ہمارا یہ طریق نہیں ہے کہ ہم سخت الفاظ استعمال کریں۔ چونکہ اس سے لوگوں کو کتاب کے مطالعہ کیلئے رغبت پیدا نہ ہوگی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

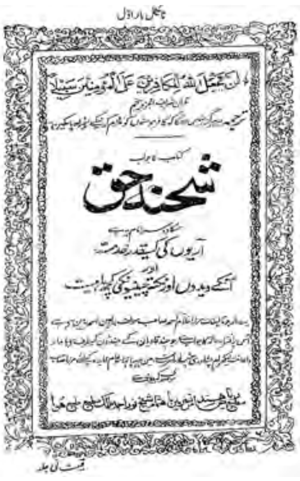

"ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات میں یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلاف تہذیب ہونے کے ان لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالفت رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں وجہ یہ کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی دل کو رنج پہنچ جائے تو پھر بر ہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ ایسی دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے لیکن ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ ہمیں اس رسالہ میں ایک ایسے یاوہ گو کی تحریر کا جواب لکھنا پڑا جس نے اپنے افترا سے سوالات ہی ایسے کئے تھے جن کا پورا پورا اور واقعی سچا بھی وہی جواب تھا جو ہم نے لکھا ہے۔ ہر چند ہم نے حتی الوسع رفق اور نرمی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور وہی الفاظ لکھے جو واقعی صحیح اور اپنے محل پر چسپاں ہیں۔"

(شحنہء حق۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 324)

(4) سبز اشتہار: صاحبزادہ بشیر اوّل کی پیدائش پر مولوی محمد حسین بٹالوی کے یہ پوچھنے پر کہ کیا یہ نومولود وہی ہے جس کا پیشگوئی میں وعدہ ہے؟ حضور علیہ السلام نے جواباً فرمایا: "طفل نوزاد کی نسبت میں نے کسی اخبار میں یہ مضمون نہیں چھپوایا کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کی تعریف 20 / فروری 1886ء کے اشتہارات میں مندرج ہے۔"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 306 نیو ایڈیشن 2008ء۔ قادیان)

سبز اشتہار بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان نکتہ چینیوں کے جواب میں لکھا جو بعض مخالفین نے بشیر اوّل کی وفات پر کیں۔ مثلاً یہ کہ یہ وہی بچہ تھا جس کی نسبت اشتہار 20 فروری 1886ء اور 8 / اپریل 1886ء اور 7 / اگست 1887ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور اس میں مصلح موعود کے نام اور اس سے متعلقہ پیشگوئی کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس اشتہار کا اصل نام "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" ہے۔ لیکن اس کے سبز کاغذ پر طبع ہونے کی وجہ سے یہ اشتہار سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اصحابی کالنجوم
(حدیث شریف)

سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ محمد زکریا، مبلغ سلسلہ
نظارت نشر واشاعت قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے 20 فروری 1886ء کو ایک عظیم الشان فرزند کی خبر دی جو بے شمار اوصاف کریمانہ سے متصف ہونا تھا اور بتایا گیا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا پیشگوئی کے عین مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب 12 جنوری 1889ء بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ الہام الٰہی میں آپ کا نام محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر بھی رکھا گیا اور کلمۃ اللہ نیز فخر رسل کے خطابات سے نوازا گیا۔ آپ کے بارہ میں الہاماً یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ چونکہ آپؓ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو بہت سی بشارات ملی تھیں اس لئے حضورؑ آپؓ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بچپن سے آپ کی طبیعت میں دین سے رغبت تھی، دعا میں شغف تھا اور نمازیں بہت توجہ سے ادا کرتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام میں پائی۔ صحت کی کمزوری اور نظر کی خرابی کے باعث آپ کی تعلیمی حالت اچھی نہ رہی اور آپ ہر جماعت میں رعایتی ترقی پاتے رہے۔ مڈل اور انٹرنس (میٹرک) کے سرکاری امتحانوں میں فیل ہوئے اس طرح دنیوی تعلیم ختم ہوگئی۔ اس درسی تعلیم کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اپنی خاص تربیت میں لیا۔ قرآن کریم کا ترجمہ تین ماہ میں پڑھا دیا۔ پھر بخاری بھی تین ماہ میں پڑھا دیا۔ کچھ طب بھی پڑھائی اور چند عربی کے رسالے پڑھائے۔ قرآنی علوم کا انکشاف تو موہبت الٰہی ہوتی ہے مگر یہ درست ہے کہ قرآن کریم کی چاٹ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ہی لگائی۔ جب آپ کی عمر 17، 18 سال کی تھی ایک دن خواب میں ایک فرشتہ ظاہر ہوا اور اس نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ اس کے بعد سے تفسیر قرآن کا علم خدا تعالیٰ خود عطا کرتا چلا گیا۔

1906ء میں جب کہ آپ کی عمر 17 سال کی تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو مجلس معتمدین کا رکن مقرر کیا۔ 26 مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعودؑ کا جب وصال ہوا تو غم کا ایک پہاڑ آپ پر ٹوٹ پڑا۔ غم اس بات کا تھا کہ سلسلہ کی مخالفت زور پکڑے گی اور لوگ طرح طرح کے اعتراضات کریں گے۔ تب آپؓ نے حضور کے جسد اطہر کے سرہانے کھڑے ہوکر اپنے ربّ سے عہد کیا کہ

''اگر سارے لوگ بھی آپ (یعنی مسیح موعودؑ) کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔''

یہ عہد آپ کی اولوالعزمی اور غیرت دینی کی ایک روشن دلیل ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے اس عہد کو خوب نبھایا۔ 15، 16 کی عمر میں پہلی مرتبہ آپؓ کو یہ الہام ہوا اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ۔ اس پہلے الہام میں ہی اس امر کی بشارت موجود تھی کہ آپ ایک دن جماعت کے امام ہونگے۔ قرآن کریم کا فہم آپ کو بطور موہبت عطا ہوا تھا۔ جس کا اظہار ان تقاریر سے ہوتا تھا جو وقتاً فوقتاً آپ جلسہ سالانہ پر یا دوسرے مواقع پر کرتے تھے۔ آیت کریمہ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ کے مطابق یہ اس امر کا ثبوت تھا کہ آپؓ کے دل میں خدا، اس کے رسول اور اس کے کلام پاک کی محبت کے سوا کچھ بھی نہ تھا لیکن منکرین خلافت آپ کے خلاف بھی منصوبے بناتے رہتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ کسی طرح خلیفہ اوّل آپ سے بدظن ہوجائیں۔ انکو آپ سے دشمنی اس وجہ سے تھی کہ آپ خلیفہ اوّل کے کامل فرمابردار اور حضورؓ کے دست وبازو اور زبردست موید تھے۔ دوسرے آپ کے تقویٰ وطہارت اور مقبولیت کی وجہ سے انہیں نظر آرہا تھا کہ جماعت میں آپ کی مقبولیت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور خود حضرت خلیفہ اوّل بھی آپ کا بے حد اکرام کرتے ہیں۔ ان وجوہات کے باعث آپ کا وجود منکرین خلافت کو خار کی طرح کھٹکتا تھا۔

خلافت اولیٰ کے دور میں آپ نے ہندوستان کے مختلف علاقوں نیز بلاد عرب ومصر کا سفر کیا۔ حج بیت اللہ بقیہ حصہ صفحہ 18 پر ملاحظہ فرمائیں

منظور شدہ مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ بھارت برائے سال 2020ء

سال 2020ء کیلئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مجلس عاملہ کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

نمبر شمار	اسماء	خدمت	فون نمبر
1	خاکسار عطاء المجیب لون	صدر مجلس	9815016879
2	مکرم عبدالمومن راشد صاحب	نائب صدر صف اوّل	9497343704
3	مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب	نائب صدر صف دوئم	9915379255
4	مکرم ایم۔ناصر احمد صاحب	نائب صدر برائے تربیتی امور	9497343704
5	مکرم سید طاہر احمد کلیم صاحب	نائب صدر برائے مالی امور	9437026567
6	مکرم سی شمیم احمد صاحب	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے جنوبی ہند، کیرلہ، کرناٹک، تامل ناڈو	9633275113
7	مکرم نورالدین امین صاحب	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے اُڈیشہ، بنگال، آسام	7893332728
8	مکرم سلطان الہ دین صاحب	نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے آندھرا، تلنگانہ، مہاراشٹر	9912337800
9	مکرم سید نصیر الدین صاحب	قائد عمومی	9988273846
10	مکرم تنویر احمد ناصر صاحب	قائد تعلیم	9915573220
11	مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب	قائد تربیت	9465246544
12	مکرم محمد یوسف انور صاحب	قائد تربیت نومبائعین	9988279667
13	مکرم خالد احمد الہ دین صاحب	قائد ایثار و خدمت خلق	7837211800
14	مکرم محمد نجیب خان صاحب	قائد تبلیغ	9496273208
15	مکرم رئیس الدین خان صاحب	قائد ذہانت و صحت جسمانی	9824267889
16	مکرم رفیق احمد بیگ صاحب	قائد مال	9888837988
17	مکرم ٹی ایم عبدالمجیب صاحب	قائد وقف جدید	9946794967
18	مکرم پی ایم رشید صاحب	قائد تحریک جدید	9496617274
19	مکرم عبدالماجد صاحب	قائد تجنید	9915279005
20	مکرم ایچ شمس الدین صاحب	قائد اشاعت	8360314577

21	مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب	قائد تعلیم القرآن وقف عارضی	7508459985
22	مکرم قریشی فرید احمد صاحب	آڈیٹر	9815159283
23	مکرم شیخ ناصر وحید صاحب	زعیم اعلیٰ قادیان	9815362202
24	مکرم سید طفیل احمد شہباز صاحب	معاون صدر برائے دفتری امور	8968184270
25	مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب	معاون صدر برائے تبلیغی و تربیتی امور	9876332272
26	مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب	معاون صدر برائے مالی امور	9682555878
27	مکرم جاوید احمد لون صاحب	معاون صدر برائے شوریٰ	9646351280

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

100 سال قبل
جنوری 1920ء

امریکہ میں مبلغ احمدیت کا ورود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم سے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ 26 جنوری 1920ء کو انگلستان کی بندرگاہ لورپول سے روانہ ہوکر 15 فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا میں اترے۔ لیکن وہاں آپ کو نظر بند کیا گیا تھا۔ دورانِ نظر بند آپ کی تبلیغ سے دیگر نظر بند کئی نوجوان اسلام میں داخل ہوئے۔ بالآخر شروع مئی 1920ء میں آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت حکومت کی طرف سے حاصل ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۲۵۰ تا ۲۵۱)

چھ عظیم الشان لیکچرز:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 13 تا 23 فروری 1920ء لاہور اور امرتسر کے سفر میں رہے۔ اس سفر میں حضورؓ نے چھ عظیم الشان لیکچر زدئے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ 253)

بزم ادب

تقویٰ

(انتخاب از منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

شرط تقویٰ تھی کہ وہ کرتے نظر اس وقت پر
شرط یہ بھی تھی کہ کرتے صبر کچھ دن اور قرار
جی چرانا راستی سے، کیا یہ دیں کا کام ہے
کیا یہی ہے زہد و تقویٰ، کیا یہی راہ خیار
بے خدا بے زہد و تقویٰ بے دیانت بے صفا
بن ہے یہ دنیائے دُوں طاعوں کرے اُس میں شکار
رنگ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوب تر
ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگار
جس کو دیکھو آجکل وہ شوخیوں میں طاق ہے
آہ رحلت کر گئے وہ سب جو تھے تقویٰ شعار
ہائے وہ تقویٰ جو کہتے تھے کہاں مخفی ہوئی
سارباں نفسِ دُوں نے کس طرف پھیری مہار

اخبارِ مجالس

تربیتی، تبلیغی و مالی دورہ ہماچل پردیش:

محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی ہدایت کے مطابق خاکسار کو مع مکرم سید نصیرالدین صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت و انسپکٹر صاحب مال صوبہ ہماچل کی مجالس کا تربیتی، تبلیغی و مالی دورہ کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ درج ذیل مجالس کا دورہ کیا گیا۔

(۱) بھیرہ ستودھر (۲) بڑیرا (۳) برنو ڈنگولی (۴) چٹاڑا (۵) باتھو (۶) بنجاور نگرولی (۷) ڈنگوہ (۸) جوالا مکھی (۹) نادون (۱۰) بالوگولو (۱۱) کھبلی (۱۲) ہرڑی (۱۳) درگیلا سیونتھا (۱۴) کھجن موکی۔

ان تمام مجالس کا بغور جائزہ لیتے ہوئے ان مجالس کو فعال بنانے کے سلسلہ میں مقامی انصار بھائیوں سے انفرادی طور پر گھروں میں جا کر ملاقات کی گئی اور حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں دعا، نماز، تلاوت قرآن پاک کرنے کی خصوصی طرف توجہ دلائی گئی اور مالی قربانی کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی گئی۔

ان تمام مجالس میں موجود انصار باجود مزدور پیشہ ہونے کے نہایت مخلص اور دینی جذبہ رکھنے والے ہیں۔ زعماء مجالس کو ماہانہ کارگزاری رپورٹ پُر کرنے اور بروقت مرکز کو ارسال کرنے کی ٹریننگ بھی دی گئی ہے۔ دوران دورہ بفضلہ تعالیٰ -/12600 (بارہ ہزار چھ صد) روپے چندہ انصاراللہ کی وصولی کی گئی۔

(عبدالمؤمن راشد نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

تربیتی دورہ ضلع امرتسر و ترن تارن:

مورخہ 28/نومبر بروز جمعرات خاکسار کے ہمراہ مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید معاون صدر برائے مالی امور، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور ناظم ضلع جالندھر، کپورتھلہ اور ہوشیار پور، مکرم سید وسیم احمد صاحب تیماپوری نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت امرتسر اور ترن تارن کے اضلاع کی مجالس کے لئے تربیتی دورہ پر روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے مجلس جمال پور پہنچے بعد نماز عصر ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا اور تمام انصار کو تربیتی اور مجلس انصاراللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ تک چلا۔ کم و بیش 9 افراد بشمول مستورات پردہ کی رعایت سے پروگرام میں شامل ہوئے۔ مکرم گلزار علی صاحب زعیم نے وعدہ کیا ہے کہ جیسا آپ نے بتایا ہے انشاء اللہ آئندہ رپورٹ فارم کے مطابق کام کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ بعد ازاں یہ وفد رعیہ گیا جہاں سے مکرم مبلغ انچارج صاحب کے ہمراہ گدلی روانہ ہوئے۔ گدلی میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے پنجابی زبان میں تقاریر کیں۔ خاکسار نے جلسہ کی مناسبت سے مجالس کے کاموں کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس اجلاس میں 35 افراد بشمول مستورات شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر تمام سامعین کی تواضع کی گئی۔

اس کے بعد وفد رات کو رعیہ کے لئے روانہ ہوا۔ رات رعیہ میں قیام کے بعد صبح خاکسار اور مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید کالیکے مجلس کے لئے روانہ ہوئے جہاں پر خاکسار نے نماز جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آمدہ پیغام برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کا خلاصہ سنایا۔ یہاں پر 35 احباب و مستورات نے جمعہ کی نماز ادا کی۔ بعدہ تمام افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اسی طرح مجلس رعیہ میں مکرم شیخ صباح الدین صاحب مبلغ انچارج نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا۔ بعدۂ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے تمام انصار و خدام کو تربیتی نکتہ نگاہ سے نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد ایک بچی کا قرآن مجید شروع کروایا گیا اور بسم اللہ خوانی کی گئی۔ بعد دعا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں 65 مرد و زن نے شرکت کی۔

اس کے بعد یہ وفد بعد نماز عصر موضع پھیرومان گیا جہاں پر ایک نو مبائع فیملی مکرم سلیم احمد صاحب مقیم ہیں۔ ان سے ملاقات کی گئی اور ان کے بچوں کو بعض ضروری اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا۔ موصوف نے تمام شرکاء وفد کی چائے سے تواضع کی۔ بعدۂ یہ وفد مجلس گھڑکا کے

لئے روانہ ہوا جہاں پر بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی جلسہ کیا گیا جس میں کم و بیش 20 افراد نے شرکت کی۔ یہاں پر خاکسار کے علاوہ مکرم محمد یوسف صاحب انور نے تقریر کی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں یہ وفد رات 8 بجے قادیان کے لئے روانہ ہوا اور رات 11 بجے بخیر و عافیت قادیان پہنچا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس دورہ کو کامیاب کرے اور اس کے دوررس اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین

(عبدالمومن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

ریفیرشر کورس حیدرآباد، محبوب نگر، نظام آباد:

مؤرخہ یکم دسمبر ۲۰۱۹ء کو ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم تنویر احمد صاحب ناظم ضلع حیدرآباد، نظام آباد، محبوب نگر بعد نماز عشاء مسجد الحمد سعید آباد میں منعقد ہوا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں ناظم صاحب نے عہد مجلس انصاراللہ دہرایا۔ مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد نے باجماعت نماز کی اہمیت بیان کی۔ بعدہٗ خاکسار زعیم اعلی مجلس انصاراللہ حیدرآباد نے تقریر کرتے ہوئے ضلع حیدرآباد، نظام آباد، محبوب نگر کے جملہ مجالس جنھیں موازنہ مجالس میں معیاری پوزیشن حاصل ہوئی انھیں مبارکباد پیش کی۔ اسکے بعد محترم شعیب وانی صاحب مبلغ سلسلہ حلقہ سعید آباد نے نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ محترم طلحہٰ چیمہ صاحب مبلغ سلسلہ برائے نورالاسلام قادیان نے تبلیغ کے سلسلہ میں توجہ دلائی اور اس کام کو مزید فعال بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر محترم تنویر احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع حیدرآباد، نظام آباد، محبوب نگر نے سب سے پہلے تمام مجالس کے زعماء کرام کو مجالس کے نمایاں پوزیشن لانے پر مبارکباد دی اور اسطرح جملہ مجالس کے عاملہ کے ممبران کو بھی مبارکباد دی اور جملہ مبلغین و معلمین کرام کو جنھوں نے جملہ مجالس کے ساتھ ہر معاملہ میں تعاون کرتے ہوئے رہنمائی کی ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انھیں مبارکباد پیش کی۔ اسکے بعد محترم مبلغ انچارج صاحب نے دعاء کروائی اور میٹنگ اختتام کو پہنچی۔ اس موقع پر تمام ممبران کے لئے طعام کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ الحمدللہ۔

(مبشر احمد نائب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ حیدرآباد)

اخبارِ قادیان

مؤرخہ 30 دسمبر 2019ء کو بعد نماز عصر دفتر مجلس انصاراللہ بھارت میں ایک پُر رونق دعائیہ تقریب زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند، مکرم مولانا محمد زین الدین حامد صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت اور مکرم مولانا شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت بھی اسٹیج پر رونق افروز تھے۔ مکرم مولانا سید کلیم الدین احمد صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ مکرم زین الدین حامد صاحب نے اپنی تقریر میں اپنے قبولیت احمدیت کا ایمان افروز واقعہ بیان کرنے کے بعد بتایا کہ میں حصول تعلیم کے لئے قادیان آیا اور میں نے دعا کی کہ اے خدا! مجھے اس مقدس بستی میں رہنے کی توفیق عطا فرما اور میری یہ دعا قبول ہوئی اور میں اُس وقت سے آج تک یہیں قادیان میں مقیم ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھے چار سال صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے میں اپنے دل کی گہرائیوں سے نئے صدر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ میں ایڈیٹر مشکوٰۃ کے طور پر بھی انہی کو چارج دیا تھا اور اَب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کا چارج بھی انہی کو دے رہا ہوں۔

بعد ازاں محترم عطاء المجیب لون صاحب نے بیان کیا کہ میں آپ سب بزرگان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعائیہ کلمات دعاؤں، محنت، تقوی اور دیانتداری کے مطابق اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت کرنے کی توفیق دے۔ نیز مَیں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ جب کبھی ہماری کوئی خامی دیکھیں تو آپ ضرور ہماری رہنمائی فرماتے رہیں۔

آخر پر محترم صدرِ اجلاس نے فرمایا کہ خلافت ہمارے لئے ڈھال ہے۔ خلیفہ وقت کے ارشادات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ قادیان کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔ لہٰذا ہمارے کاموں کا معیار بلند و نمایاں ہونا چاہئے۔ اسی طرح صف دوم کے انصار کی تربیت و تعلیم کی طرف بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بعدہٗ آپ نے اجتماعی دعا کروائی ے جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ اس موقع پر سال 2020ء کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظور شدہ مجلس عاملہ کے ممبران حاضر تھے۔

(ادارہ)

SYED COACHING CENTRE

Separate hostel facilities for boys and girls

S.KHALID AHMAD M.Sc. (Math) c/o Mr. ZAFAR ZAIDEE Sb.

All Entrance Test AMU & other I, VI, IX XI (Science & Commerce)
Regular Classes VI to XII (Science & Commerce)

Branch: Friend,s Colony, Civil Lines, ALIGARH

Mobile
9759210843
9557931153

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۵)

"میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد4صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI(Prop.)

ADNAN TRADING CO.
TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد3صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::منجانب::
شیخ غلام احمد

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد4صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 station road radhanagar
chrompet chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالبِ دُعا: سیٹھ محمد بشیر واہل وعیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ
کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk.Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan fruits traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا (بنی اسرائیل: 31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)

Ganimat Bibi - 9090900923

Papu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004ء)
{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}
پروپرائٹر حمید احمد غوری
فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan
تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O SONY GROUP
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

"مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733 **Ph:09419049823**

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ والسّلَام

طالبِ دُعا :: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979